مختصر مگر جامع

سوانح عمری

قطبِ عالم شیخ المشائخ حضرت میانجیو نور محمد صاحبؒ مہاروی

نسیم احمد مہاروی

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

مختصر مگر جامع

سوانح عمری

قطب عالم شیخ المشائخ حضرت میانجیو نور محمد صاحب علوی

چشتی القادری السہروردی النقشبندی المجددی جھنجھانوی قدس سرہ

مرتبہ

نسیم احمد علوی جھنجھانوی

ناشر شعبہ نشر و اشاعت مدرسہ عربیہ اسلامیہ نور محمدیہ جھنجھانہ ضلع مظفر نگر یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مختصر سوانح قطب عالم حضرت میانجیو نور محمد صاحب علوی جھنجھانوی قدس سرہٗ یعنی پیر و مرشد حضرت حاجی امداد اللہ صاحب فاروقی تھانویؒ و حضرت حافظ ضامن صاحب فاروقی تھانوی شہیدؒ و حضرت مولانا مولوی شیخ محمد صاحبؒ محدّث فاروقی تھانوی وغیرہم

ولادت حضرت میانجیو صاحبؒ کی ولادت باسعادت ۱۲۰۱ھ مطابق ۱۷۸۶ء کو قصبہ جھنجھانہ ضلع مظفر نگر میں ہوئی۔ مگر یہ معلوم نہ ہوسکا کہ وہ روز مقدس وہ ماہِ مبارک اور وہ ساعت سعید کونسی تھی جس میں اس نورِ محمدیؐ نے اپنے ظہور قدسی سے خاک پاک جھنجھانہ کو مطلعِ صد انوار بنایا اور دین و دنیا کی دولت پائندہ سیّد جمال محمد صاحب علوی (والدِ محترم حضرت میانجیو صاحب) کے یہاں ایک گنج گراں مایہ کی صورت میں آئی۔ یہ حضرت اپنے خوش قسمت ماں باپ کے دوسرے فرزند ارجمند تھے۔ آپ کے برادرِ بزرگ کا اسم گرامی غلام ضامن تھا۔ آپ کا نام مقدس اشارۂ ہاتفی اور تائیدِ غیبی کے تحت نورمحمد قرار پایا۔ آپ کے بعد پیدا ہونے والے بھائیوں کے نام یہ ہیں غلام حیدر۔ کمال محمدؐ۔ علی محمد۔ غوث محمد اور ایک بہن حطیبہ۔

والدِ محترم کی طرف سے آپ کا شجرۂ نسب یہ ہے۔

نورمحمد بن جمال محمد بن پیر محمد بن محمد رضا بن سیّد الٰہی بخش بن محمد زماں بن شاہ مربیّ بن بندگی شاہ محمد بن شاہ العالمین حضرت شاہ عبدالرزاق صاحب قادری چشتی بن شیخ احمد رازی بن قاضی القضاۃ محمدّ فاضل نائب رسولؐ بن شیخ عبدالعزیز بن شیخ نوربخش بن شیخ کمال الدین دانشور بن شیخ الاسلام مفتی

(بقیہ مضمون صفحہ ۳ پر دیکھیے)

ابوسعید الرازی قادری بن میر احمد رازی بن سلطان ابوسعید بن سلطان ابو اسحٰق بن سلطان محمد شریف بن سلطان میرجان شاہ بن سلطان فرخ شاہ بن امیر ارسلان بن شاہ علی سرمست بن شاہ حسین فردوس بن شیخ ابا زید بن شیخ محمد فرید بن شیخ حسن بن شیخ میر علی زمن بن شیخ محمد باقر بن شیخ ابوبکر بن شیخ ابو المعالی بن شیخ ابو القاسم بن شریف البرکات علی اصغر بن علی اکبر خدا دوست بن علی اعظم نور الحق بن ضیاء الدین حق پرست بن حاجی الحرمین نور الدین طوسی بن علی احمد کوفی بن صلاح الملت شیخ حق مبین بن زائر الحرمین امام حسن جائسی بن حنفیہ بن شیخ الاسلام محمد الاکبر کنیت محمد بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

حضرت کے والد ماجد متوسط درجہ کے زمیندار تھے اور فضیلت و بزرگی میں اُس وقت کے خاندان علوی کے افراد میں گل سرسبد تھے۔ اسی اعتبار سے عزت، عظمت، شرافت کے ساتھ فضیلت و بزرگی آپ کی خاندانی میراث ہے۔

ابتدائی تعلیم حفظ کلام پاک آپ نے جھنجھانہ ہی کے کسی مکتب میں کیا اور فارسی کی ابتدائی تعلیم بھی دستور زمانہ کے مطابق اپنے خاندان کے کسی بزرگ یا دوسرے صاحب علم سے حاصل کی ہوگی۔ کیونکہ اُس زمانہ میں قصبات میں عام طور پر مدارس بہت کم ہوتے تھے اس لئے ایسے اہل علم و فضل حضرات ہی سے شائقین علم و فن اور طالبان فضل و کمال کسب علم و فیض کرتے تھے جن کی ہستی خود ایک ادارہ ہوتی تھی جو تا لیفی و معلمی کو ایک فریضۂ مقدس سمجھ کر اپنے متعلمین و متوسلین کی ذہنی و اخلاقی تربیت پر خصوصی توجہ دیتے تھے۔ حضرت کو بھی اُس زمانہ میں یقیناً کوئی ایسا ہی مشفق و باکمال

ا؎ مضمون حاشیہ صفحہ ۲۔ یہ عجیب حسن اتفاق ہے کہ مشہور مجدد دین و مجاہد اسلام حضرت سید احمد صاحب شہید بریلوی رح کی پیدائش کا سن اور سال بھی یہی ہے۔ اس اعتبار سے افق اسلام پر ایک ساتھ ان دو کواکب مسعود و درخشاں کا طلوع نئے معنوں میں ایک قران السعدین کہلائے گا جو آگے چل کر استقلال اُمت محمدی اور استحکام دین متین کے لئے ۱۸۳۱ء کے جہاد حریت میں بھی ایک دوسرے کے ہمدم و ہم قدم رہے۔ ا؎ مضمون صفحہ ۴ پر دیکھئے

اُستاد ملا ہوگا۔ کیونکہ اُس وقت کے جھنجھانہ کو علماء و فضلاء کے وجود سے ایک امتیازی حیثیت حاصل تھی اور خود آپ کے خاندان میں علم و فضل کی وہ فراوانی اور ارزانی تھی کہ اب سے کچھ دنوں پہلے تک اس خاندان کے افراد کے بارے میں یہ کہا جاتا تھا کہ وہ ماں کے پیٹ ہی سے عالم پیدا ہوتے ہیں۔

سفرِ دہلی آپ نے ایک طفلک معصوم اور علم کی طلب صادق رکھنے والے نو عمر و نوجوان طالبِ علم کی حیثیت سے اپنی عمرِ عزیز کے کتنے سال اپنے وطنِ مالوف میں گذارے۔ امیر الروایات میں ہے کہ حضرت میانجیو نور محمد صاحب علوی کی ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں حاصل کرنے کے بعد دہلی آئے اور مدرسہ رحیمیہ میں داخل ہوکر حضرت مولانا شاہ عبدالقادرؒ دہلوی سے تعلیم حاصل کی۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ نقشِ حیات میں لکھتے ہیں کہ حضرت میانجیو نور محمد صاحب سنہ ۱۲۲۰ھ / ۱۸۰۶ء میں حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبؒ قدس سرہٗ العزیز کی خدمت میں تحصیل علم و سلوک کی غرض سے حاضر ہوئے۔ مقصد معلوم کرنے کے بعد حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا آپ کے خاندان میں تو منصبِ ولایت موروثی ہے۔ امید ہے کہ آپ بھی اپنے آبا و اجداد کی طرح منزلِ مقصود پر فائز ہوں گے۔" آپ کو شاہ صاحب نے اپنے چھوٹے بھائی شاہ عبدالقادرؒ صاحب کے سپرد کردیا، انھوں نے روحانی تعلیمات اور تلقینات کے ساتھ قرآن پاک کا ترجمہ و تفسیر اور حدیث وغیرہ پڑھائی۔ سنہ ۱۲۲۲ تا ۱۲۲۳ھ / ۱۸۰۸ء میں جبکہ آپ کی عمر ۲۲ سال کی تھی حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ سے بیعت ہوئے۔

شاہ عبدالقادر صاحبؒ کی صحبتِ مؤثرہ اور تلقینات سے مادہ وصل الی اللہ پوری طرح تیار ہوگیا تھا چنانچہ چند ہی روز میں شاہ عبدالعزیزؒ کی حسنِ توجہ اور اپنی

---

[1] چنانچہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ مدنی مثنوی مولانا روم کے پڑھنے کی غرض سے منشی عبدالرزاق صاحب جھنجھانوی کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے جو مثنوی کے دفتر ہفتم کے مصنف حضرت مولانا مولوی مفتی الٰہی بخش صاحب جھنجھانوی کے صاحبزادے کے شاگرد اور بھانجہ تھے۔

خداداد صلاحیت کی بناء پر کمال کو پہنچ گئے۔ حضرت شاہ صاحب نے آپ کو خلعتِ خلافت سے سرفراز فرمایا۔ آپ اُسی سال وطن واپس آگئے۔ زمانہ قیام دہلی میں حضرت میانجیو صاحب پیپل والی مسجد میں رہتے تھے جو زینت المساجد نامی تاریخی مسجد سے متصل ہے۔

ملازمت دہلی سے سلسلۂ تعلیم ترک کرنے کے بعد آپ نے کچھ عرصہ جھنجھانہ میں قیام کیا۔ اس کے بعد آپ نے قصبہ لوہاری جلال آباد میں بچوں کو قرآن پاک اور فارسی کی تعلیم دینے کے لئے ملازمت کر لی۔ اُس زمانہ کے مطابق آپ کی تنخواہ دو روپیہ ماہوار تھی اور آپ کے لئے کھانا ایک متموّل خاتون اقبال بیگم کے گھر سے آتا تھا۔ آپ کبھی کبھی جمعرات کو لوہاری سے جھنجھانہ آتے تھے جمعہ کا دن اپنے گھر[1] پر گذار کر ہفتہ کے روز لوہاری واپس تشریف لے جاتے۔ یہ سفر آپ اپنی گھوڑی کے ذریعے کرتے تھے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ دیگر اعزا کے ساتھ جھنجھانہ میں رہتی تھیں۔ آپ کی اکلوتی صاحبزادی اللہ رکھی تھیں جو آپکے بھتیجے حافظ مشتاق احمد سے منسوب ہوئیں۔

بیعت طریقت و بیعت جہادی حضرت میانجیو رحمۃ اللہ علیہ کو پہلی بار حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہٗ سے خلافت عطا ہوئی۔ اس کے بعد قیامِ لوہاری کے زمانہ میں حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب فاطمی ولایتی جو علاقہ روہ افغانستان کے رہنے والے تھے اور یہ کبھی کبھی اپنے پرانے ساتھی اخوند جان محمد صاحب سے ملاقات کے لئے لوہاری تشریف لاتے تھے اور اخوند صاحب بھی شاہ صاحب سے ملنے کے لئے سہارنپور جایا کرتے

---

[1] جھنجھانہ میں حضرت کا مکان محلہ پیرزادگان میں مسجد چشتی کے قریب ہے جو اب میرے بھتیجے مظاہر احمد کے پاس جس میں ایک کمرہ اور سہ دری پختہ اسی حالت میں موجود ہے۔ قصبہ لوہاری میں آپ کا قیام ایک حجرہ میں تھا جو اب بھی اسی حالت میں قائم ہے۔ وابستگانِ سلسلہ اس حجرہ میں چلہ کشی کرتے اور فیضیاب ہوتے ہیں۔

آپ کا حلیہ مبارک یہ تھا۔ قد لسبہ۔ نحیف الجثہ۔ گندمی رنگ بہت ہی صاف شفاف آنکھیں اوسط درجہ کی۔ لباس۔ نیلہ تہبند۔ گیروا کرتہ۔ دوپلی ٹوپی۔ سلیم شاہی جوتہ یا کھڑاؤں۔ انیس احمد علوی

تھے حضرت میاںجیو صاحبؒ شاہ عبدالرحیم صاحبؒ کے قیام لوہاری کے زمانہ میں ملاقات کو تشریف لے جاتے تھے اس وجہ سے شاہ صاحبؒ کو قریب سے دیکھنے اور اپنی بصیرتِ منوّرہ سے معلوم کر کے کہ آسمانِ ولایت کے آفتاب ہیں، آپ سے بیعت ہوئے اور خلافت و اجازت کے منصب سے سرفراز ہوئے۔

حضرت شاہ احسان علی صاحبؒ سے بیعت

ایک بار لوہاری میں یہ مشہور ہوا کہ قصبہ جلال آباد ضلع مظفر نگر میں جو لوہاری سے تین کوس کے فاصلے پر ہے ایک بڑی قوی نسبت والے بزرگ آئے ہیں جس کی طرف دیکھ لیتے ہیں وہ بیخود ہو جاتا ہے۔ کوئی اُن کی توجہ کا متحمّل نہیں ہو سکتا حضرت میاںجیو صاحبؒ نے اپنے دوست شاہ عبدالعلیم بن اخوند جان محمدؒ[1] سے صلاح کی کہ ان بزرگؒ کی زیارت کے لئے جانا چاہیئے چنانچہ ایک دن مغرب کی نماز پڑھ کر دونوں روانہ ہوئے اور عشاء سے پہلے جلال آباد پہنچ گئے وہاں وہ بزرگ حضرت احسان علی شاہ اپنا حلقہ جمائے بیٹھے تھے۔ یہ سلسلۂ آبا دانیہؒ قادریہ میں بیعت و اجازت رکھنے کا مجاز رکھتے تھے۔ پاک پٹن کے رہنے والے تھے۔ اُن کے مُرشد کا نام حضرت شاہ آبا دانی سیالکوٹی تھا حضرت میاںجیوؒ پر جب انھوں نے توجہ ڈالی تو میاںجیو صاحبؒ مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگے۔ اس کے بعد عقیدت یہانتک بڑھی کہ یہ دونوں حضرات جلال آباد جایا کرتے اور اُن کے حلقہ میں شرکت کر کے شاہ صاحبؒ کی توجہ لیتے۔ بالآخر حضرت میاںجیو صاحبؒ نے اُن سے بیعت بھی کی اور خلافت و اجازت کا اعزاز حاصل کیا۔

اخوند جان محمد صاحب جلال آباد سے لوہاری آگئے یہاں نورنگ خاں نامی ایک

---

[1] اخوند جان محمد موضع حمید علاقہ چھچھ ضلع ہزارہ صوبہ سرحد پاکستان کے رہنے والے تھے اُن کا خاندان لور زئی اسماعیل خیل کہلاتا ہے۔ اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ وہ علوی سیّد تھے ان کے والد کا نام خان بہادر تھا۔ اخوند جان محمد نے ۹٦ سال کی عمر پا کر ۱۲۵۳ھ (۱۸۳۷ء) میں انتقال فرمایا۔ دو برس کے بعد ۱۲۵۵ھ (۱۸۳۹ء) میں ان کی اہلیہ نے ساٹھ سال کی عمر میں رحلت کی۔ ان دونوں کی قبریں عیسیٰ شاہ کے متصل بیری کے درخت کے نیچے گوشہ جنوب مشرق میں واقع ہیں۔ (لوہاری میں)

افغان رہتا تھا اس کو فقراء سے بہت عقیدت تھی اور وہ صاحبِ حیثیت رئیس تھا
اُس نے ایک مکان اخوند صاحب کو رہنے کے لیے نذر کیا اس طرح آپ لوہاری
میں سکونت پذیر ہو گئے۔ یہاں آپ نے نکاح کیا۔ آپ کی اہلیہ بی بی مراد فتحپور
ہسوہ یا مئو فرخ آباد کی رہنے والی تھیں۔ اُن کے بطن سے ایک دختر اور ایک فرزند
مسمی الہ داد پیدا ہوئے۔ دختر بی بی پچاس سال کی عمر پاکر ۲۹ رمضان المبارک ۱۲۵۹ھ
میں انتقال کر گئیں۔

حضرت سیّد احمد صاحب شہید رائے بریلویؒ نے علمِ جہاد بلند کیا تو ہندوستان بھر کی خانقاہوں کو مراسلہ بھیجا تھا کہ وہ جہاد میں شرکت کریں۔ آپ اور آپ کے مرشدِ کامل نے حضرت سیّد صاحبؒ کے ہاتھ پر بیعتِ جہاد کی فرمائی وہ بھی اس سلسلہ میں بڑی اہم اور دُور رس نتائج اور ہمہ گیر اثرات کی حامل ثابت ہوئی۔

حضرت شاہ عبد الرحیم صاحبؒ نے اپنے مرید خاص حکیم مغیث الدین صاحب سہارنپوری کے ذریعہ حضرت میانجیو صاحبؒ کو جھنجھانہ سے بُلوا کر حضرت سیّد صاحب کے دستِ حق پر بیعت کرائی۔ کہتے ہیں آپ کے پیر و مرشد کا پیغام لیکر حکیم صاحب جھنجھانہ پہنچے تو حضرت اپنی گھوڑی کا رسّہ ہاتھ میں لئے اُسے پانی پلا رہے تھے۔ یہ پیغام سنتے ہی حضرت پر ایک کیفیت طاری ہوئی اور گھوڑی بھی لوٹ پوٹ ہو گئی۔ آپ سہارنپور پہنچے اور اپنے مرشد کی تقلید اور تعمیلِ حکم کرتے ہوئے سیّد صاحب سے بیعت ہوئے۔ جب حق پرستوں کا یہ مقدّس قافلہ جہاد فی سبیل اللہ کے لئے پنجاب بالاکوٹ

لہ اس واقعہ کو صاحبِ "سوانح قاسمی" نے بڑی تفصیل اور تشریح سے لکھا ہے کہ حضرت سیّد شہید صاحب اپنے تبلیغی دوروں کے سلسلہ میں اس علاقہ کے مرکزی شہر سہارنپور تشریف فرما ہوئے تو ایک مسجد جو بونی والی مسجد کے نام سے مشہور ہے جب سیّد صاحب اس مسجد کے پاس سے گذرے کہ اچانک ٹھٹکے اور دریافت فرمایا کہ اس مسجد میں کوئی بزرگ رہتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا ہاں سید عبد الرحیم صاحب۔ یہ سنتے ہی حضرت سید صاحب شہید بریلوی فوراً مسجد میں جاکر ان بزرگ صاحب سے ملے۔ اس کے بعد وہ عجیب و غریب واقعہ پیش آیا۔ یہ بزرگ حضرت شاہ سیّد عبد الرحیم فاطمی ولایتی تھے۔ یہ پہلے پنجسالہ مشرقی پنجاب کے بزرگ حضرت شاہ کے مرید تھے اور ان کے زیرِ تربیت رہ کر کالا آم پہاڑ میں سخت ریاضتیں کی تھیں۔ اس کے بعد اشارۂ غیبی کے بموجب حضرت شاہ عبد الباری صاحب کے مرید ہوئے۔

پہنچا تو حضرت میانجیو نور محمد صاحبؒ اپنے پیر و مرشد حضرت شاہ عبد الرحیم صاحبؒ اور حضرت سیّد صاحبؒ کے ساتھ جہاد میں شریک[1] ہوئے مگر بعد میں کسی مآل اندیشی اور مصلحت کے پیش نظر آپ کے دونوں مرشدوں نے آپکو واپسی وطن کا حکم دے دیا۔ آپ جھنجھانہ تشریف لانے کے بعد لوہاری میں تعلیم و تدریس میں مشغول ہو گئے

حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب ولائتیؒ نے حضرت میانجیو صاحبؒ کو ایک خط میں تحریر فرمایا کہ آپ کو حضرت سیّد صاحب نے سلسلۂ نقشبندیہ میں بیعت کرنیکی اجازت مرحمت فرمائی ہے لہذا اب آپ سلسلۂ ہذا میں بیعت کرنیکے مجاز ہیں۔

حیاتِ باکرامات

قصبہ لوہاری میں آپ بحیثیت صرف ایک معلّم کام کرتے تھے اور روحانی خزانہ مستور تھا جس کا اظہار حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ کے بیعت ہونے سے ہوا اور روحانی معلّم بنے۔ اس کے بعد بقول حضرت مولانا مدنیؒ حضرت میانجیوؒ کے قیام کی وجہ سے لوہاری روحانیت کی راجدھانی تھا اور دنیاوی راجدھانی دہلی۔

حضرت حاجی صاحبؒ اپنے بیعت ہونے کا واقعہ اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے خواب دیکھا کہ مجلسِ اعلیٰ حضور اقدس سردارِ دو عالم مرشدِ اتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں میں حاضر ہوں، رعب کی وجہ سے قدم آگے نہیں اٹھتا کہ میرے جدِ امجد حضرت شاہ بلاقی صاحب تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر حضورِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچا دیا اور آنحضرت صلعم نے میرا ہاتھ لیکر حضرت میانجیو صاحبؒ کے ہاتھ میں دیدیا۔ اس وقت تک بظاہر حضرت میانجیو صاحبؒ سے کسی طرح کا

---

[1] جس سال حضرت سیّد احمد صاحبؒ کا قافلہ لکھنؤ سے سہارنپور پہنچا اس سے پہلے حضرت میانجیو صاحبؒ نے اپنے دوست شیخ عبد العلیم قادری کے ساتھ پیر احسان علی شاہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی تھی اور شیخ عبد العلیم صاحب قادری کو بعد میں پیر احسان علی شاہ صاحبؒ نے بیعت کیا اور خرقہ خلافت سے بھی نوازا۔ شیخ عبد العلیم صاحب بھی حضرت سیّد احمد صاحبؒ کے ساتھ لکھنؤ سے سہارنپور تشریف لائے تھے۔ پیر احسان علی شاہ صاحب بھی جلال آباد سے سہارنپور منتقل ہو گئے وہاں وہ تین سال تک رہے جب شاہ عبد العلیم صاحبؒ لوہاروی سہارنپور تشریف لائے تو معلوم ہوا کہ انبالہ میں پیر احسان علی شاہ صاحب کا انتقال ہو چکا۔ مزار آپ کا انبالہ میں ہے۔

شاہ عبد العلیم صاحبؒ متوفی ۳ محرم الحرام ۱۲۶۶ھ بروز پنجشنبہ مزار مبارک جہانگیر آباد بھوپال

تعارف نہ تھا، بیان فرماتے ہیں کہ جب میں بیدار ہوا تو عجیب انتشار وحیرت میں مبتلا ہوا کہ یارب یہ کون بزرگ ہیں کہ آنحضرتؐ نے میرا ہاتھ اُن کے ہاتھ میں دیدیا اور مجھکو خود اُن کے سپرد فرمایا۔ اس طرح کئی سال گذر گئے۔ ایک دن استاذی حضرت مولانا محمد قلندر شاہؒ صاحب محدّث جلال آبادی (شاگرد رشید وخلیفہ حضرت مولانا مفتی الٰہی بخش صاحب کاندھلوی) نے میرا اضطرار دیکھکر بکمال شفقت فرمایا تم کیوں پریشان ہوتے ہو موضع لوہاری یہاں سے قریب ہے وہاں چلے جاؤ اور حضرت میانجیو نور محمد صاحب جھنجھانوی سے ملاقات کرو شاید مقصد اصلی کو پہنچو اور حیص بیص سے نجات پاؤ۔ آخر سفر لوہاری اختیار کیا اور حضرت کے آستانہ شریف پر حاضر ہوا اور جیسے ہی دُور سے جمالِ باکمال جناب والا ملاحظہ کیا تو جس صورتِ انور کو خواب میں دیکھا تھا بخوبی پہچانا اور محو خود رفتگی ہوگیا اور آپے سے گزر گیا اور افتاں و خیزاں ان کے حضور میں پہنچ کر قدموں پر گر پڑا۔ حضرت میانجیوؒ نے میرے سر کو اٹھایا اور اپنے سینہ نور گنجینہ سے لگایا اور بکمالِ رحمت وعنایت فرمایا کہ تم کو اپنے خواب پر کامل وثوق ہے۔ یہ پہلی کرامت ہے جو منجملہ کرامات کثیرہ حضرت میانجیو صاحبؒ سے ظاہر ہوئی۔

چند کرامات حضرت میانجیو نور محمد صاحبؒ جس طرح دربار نبویؐ سے حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ کو حضرت میانجیو صاحبؒ کی مریدی کا شرف بخشا گیا، اسی طرح درگاہ عالیہ نبویؐ سے آپ کے حضرت کے خلیفہ مخصوصی کا رتبۂ عالیہ اور اخذ بیعت کے لئے عمامۂ امامت اُمّت عطا ہوا۔ چنانچہ حضرت حاجی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ میں نے درمیان روضہ شریف ومنبر کریمہ کے روضہ من ریاض الجنۃ میں اس کی شان دیکھی۔ مراقبہ کیا معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم قبر مبارک ومقدّس سے بصورت حضرت میانجیو صاحبؒ نکلے اور ایک بھیگا اور لپیٹا ہوا عمامہ اپنے دست مبارک میں لئے ہوئے تھے جو میرے سر پر عنایت

ؒ متوفی ۱۲۶۰ھ مطابق ۱۸۴۴ء

شفقت سے رکھدیا اور واپس تشریف لے گئے۔ مصنّف شمائم امدادیہ کہتے ہیں کہ عبارت مطلقہ آنجناب رسالت مآب صلعم سے اور بھیگا ہوا عمامہ اشارہ ہے طرف سلوک بعد جذب وتمکین بعد تکوین وبقار بعد فنا کے۔

جب حضرت حاجی صاحب حضرت میانجیو صاحبؒ سے بشارت غیبی پاکر مرید ہو گئے تو انھوں نے اپنے مرید ہونے کا واقعہ حضرت حافظ محمد ضامن صاحبؒ فاروقی سے بیان کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حافظ صاحب جیسا شوخ طبع بھی حضرت کا نادیدہ عاشق زار ہو گیا۔ حافظ صاحب نے حضرت میانجیو صاحبؒ کی جائے قیام معلوم کی حاجی صاحب نے بتلایا کہ وہ لوہاری میں بچّوں کو پڑھاتے ہیں اور وطن جھنجھانہ ہے اور مکان نیلہ روضہ کے قریب دھوبی رہتے ہیں وہاں مسجد چشتی کے برابر والی گلی میں ہے۔ حافظ صاحب پہلے لوہاری پہنچے پھر جھنجھانہ کا رخ کیا جب بتائے ہوئے پتہ پر پہنچے تو حضرت مسجد کے سامنے مزار چشتی صاحبؒ کے قریب تشریف فرما تھے حافظ صاحب نے نادانستگی کی باعث دریافت کیا ارے دھوبی حضرت میانجیو صاحبؒ کا مکان کہاں ہے آپ نے جواب میں فرمایا میں کپڑے دھونے والا دھوبی نہیں دل کے دھونے والا دھوبی ہوں۔ یہ سنکر حافظ صاحب سمجھ گئے کہ یقیناً یہی حضرت میانجیو صاحب ہیں فوراً قدم بوس ہوئے۔ اس کے بعد آپ کا معمول ہو گیا کہ ہفتہ میں کچھ دن اپنے مکان پر تھانہ بھون اور کچھ دن حضرت کی خدمت میں گذارتے۔ آخر پورے ساڑھے تین سال کے بعد حضرت میانجیو صاحب نے آپ کو شرف بیعت بخشا۔ اور خرقہ خلافت عطا فرمایا۔

یہاں حاجی صاحب کا ایک واقعہ بیان کر دینا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ حاجی صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دن میں جنگل میں پھر رہا تھا، ایک جھاڑی میں کوئی آدمی ہونے کے آثار معلوم ہوئے غور کرنے سے معلوم ہوا کہ حافظ غلام مرتضیٰ صاحب مجذوبؒ پانی پیتے ہیں۔ مجھ کو دیکھ کر بیٹھ گئے تو میں بھی اُن کے قریب بیٹھ گیا۔ حافظ صاحب نے مجھ پر جذب کی توجہ ڈالنی شروع کی جب مجھے آثار جذب معلوم ہونے لگے میں نے حضرت پیرو مرشد کا تصوّر کیا اسی وقت میرے اور اُن کے

درمیان پیر و مرشد حائل ہو گئے۔ مجذوب صاحب تبسّم کرنے لگے۔ میں نے کہا کہ مجھ کو آپ کی طرح دیوانگی پسند نہیں ہے ؂

کرے ہے کچھ نہ کچھ تاثیر صحبت صاف طبعوں کی
ہوئی آتش سے گل کی دیکھئے رشکِ شرر شبنم

یہاں تو شبنم جیسی نازک و نفیس چیز کا ذکر ہے، حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے نیم مشت گل کے اوپر صحبتِ گل اور جمالِ ہم نشیں کے اثر کا واقعہ یوں بیان کیا ہے۔

گلے خوشبوئے در حمام روزے — رسید از دستِ محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری — کہ از بوئے دلاویزِ تو مستم
بگفت از من نہ مشتگم نے عبیرم — ولیکن مدّتے با گل نشستم
جمالِ ہم نشیں در من اثر کرد — و گرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

جب جمالِ ہم نشیں کا یہ اثر مشتِ خاک پر ہوتا ہے تو مرشدِ کامل کی توجہ خصوصی کا اثر خدا کی پناہ کیا ہوتا ہوگا۔

اس سلسلہ میں حضرت حاجی صاحبؒ کی روایت سنیئے کہ حافظ محمود صاحب نخیو تھانوی داماد مولانا مملوک علی صاحب نانوتوی استادِ کل ایک مرتبہ حضرت میاں صاحب کی خدمت میں بعد بیعت کے حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ حضرت مجھے تصوّرِ شیخ کی اجازت دیدیجئے تاکہ تصوّرِ شیخ کر لیا کروں آپ نے فرمایا جب محبّت غلبہ کرتی ہے تب تصورِ شیخ کون کرتا ہے۔ غلبۂ محبّت سے تصوّرِ شیخ خود بخود بڑھ جاتا ہے۔ حضرت کے اس فرمانے سے ایسا تصوّرِ شیخ ان پر غالب ہوا کہ ہر جگہ شیخ کی صورت نظر آنے لگی یہاں تک کہ نماز میں سجدہ کی جگہ صورتِ شیخ دیکھ کر نماز کی نیت توڑنی پڑتی مجبوراً حضرت سے شکایت کی کہ اب تو نماز پڑھنی بھی مشکل ہو گئی ہے کس کی نماز پڑھوں۔ جس طرح حضرت کی ادنیٰ توجہ سے یہ حالت پیدا ہوئی تھی اسی طرح ختم ہو گئی۔

حضرت حاجی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ میرے بڑے بھائی شیخ ذوالفقار علی صاحب

ملکت پنجاب سے جب واپس آئے اور مجھکو اوراد کا شائق پایا فرمانے لگے مجھ کو ایک فقیر نے ایک عمل بتایا ہے تم سیکھ لو، میں نے اس عمل کو اُن سے لے لیا۔ ایک بار میرا دہلی جانا ہوا وہاں پیرجی عبداللہ مسند نشین درگاہ حضرت صابر بخش نے مجھ کو بلایا تھا اور اپنے کسی مرید کا ہاتھی سواری کو بھیجا تھا۔ جب میں اُن کے مکان پر پہنچا تو دیکھا کہ لوگ بڑی شان و شوکت سے جمع ہیں، میں فقیرانہ حالت میں گیا تھا مجھ کو دیکھتے ہی تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور دست بوسی کر کے مسندِ صدر پر بٹھا دیا۔ مجھکو بڑا تعجب تھا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ جب رات کو اسی وظیفہ میں مصروف ہوا تب خیال آیا کہ یہ سب اسی وظیفہ کا اثر ہے اسی رات حضرت میانجیو صاحب نے خواب میں فرمایا کہ اس اعزاز سے کیا حاصل مجھے معلوم ہوا کہ آپ اس عمل سے ناراض ہیں اس وقت سے میں نے یہ عمل ترک کر دیا۔

اس سادہ وضعی اور منکسر المزاجی کے باوصف آپ سلف صالحین کا بہترین نمونہ تھے آپ کے چہرۂ انور کے رعب و داب کا یہ عالم تھا کہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کو آپ سے اس قدر قربت و نزدیکی کے باوجود یہ جرأت نہ ہو سکی کہ وہ اپنی شان میں لکھی ہوئی اپنی ایک نظم آپ کے سامنے پڑھ سکیں کسی اور کی معرفت حضرت کو وہ نظم سنوائی تو آپ نے فرمایا کہ خدا اور اس کے رسولؐ کی صفت اور ثنا بیان کرنی چاہئے۔ حاجی صاحب نے عرض کیا میں نے غیر خدا اور رسولؐ کی مدح نہیں کی۔ تیسرے روز حضرت نے فرمایا کہ حضرت شاہ عبدالرحیم نے تم کو سرخ رنگ کا جوڑا عنایت فرمایا ہے گویا وہ خلعت صلہ اس مخمس کا تھا۔

فرمایا کہ کپڑے سرخ رنگین کنایہ دو امر کے ہوتے ہیں ایک مرتبہ شہادت دوسرے مرتبہ محبوبیت۔ ظاہر ہے آپ کو یہ دوسرا مرتبہ مرحمت فرمایا گیا۔

اس مخمس کے چند اشعار یہ ہیں۔

تم ہو لے نورِ محمدؐ خاص محبوب خدا
ہند میں ہو نائب حضرت محمد مصطفیٰؐ

تم مددگار مدد امداد کو پھر خوف کیا
عشق کی پرسش کے باتیں کانپتے ہیں دست و پا

اے شہِ نورِ محمد وقت ہے امداد کا

جامِ الفت سے ترے ہیں ہی نہیں اک جرعہ نوش
سیکڑوں در پر ترے مدہوش ہیں اے مے فروش

دل میں ہے ان کے بھرا اک بادۂ الفت کا جوش
پھر یہی کہہ کر اٹھے کہ جب بھی آیا ان کو ہوش

اے شہِ نورِ محمد وقت ہے امداد کا

آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا
تم سوا اوروں سے ہرگز کچھ نہیں ہے التجا

بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی ہو خدا
آپ کا دامن پکڑ کر یہ کہوں گا برملا

اے شہِ نورِ محمد وقت ہے امداد کا

آپ کا یہ رتبہ و رعب تو اپنوں کی نظر میں تھا، دوسرے بھی چہرۂ انور کے جلال سے مسحور و مرعوب ہوئے بغیر نہ رہتے تھے۔

حکیم الامت حضرت مولانا تھانویؒ نے سلسلۂ گفتگو میں حضرت میانجیوؒ کی ایک کرامت بیان کی کہ حضرت سے ایک بیمار لڑکی پر دم کرنے کی درخواست کی گئی آپ نے اس کے منہ میں اپنا ذرا سا لعابِ دہن ڈال دیا اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرمائی۔ اسی بی بی نے خود بیان کیا کہ اُس روز سے میرا حافظہ، ذہن اور فہم بڑھ گیا۔ کیوں نہ ہو نسبت تو اسی ذات والاصفات سے تھی جس کی شان میں کہا گیا ہے ؎

حُسنِ یوسف، دمِ عیسیٰ، یدِ بیضا داری
انچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

ایک اور انوکھی کرامت کا واقعہ سُن لیجئے۔ حضرت حاجی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ شیر محمد خاں صاحبؒ خلیفہ حضرت میانجیو صاحبؒ (میرے برادر ارشادی) جب قریب رحلت ہوئے تو وقت نزع لوگوں نے تلقین کلمہ شروع کی تو وہ منہ پھیر لیتے تھے تو ان لوگوں کو تعجب ہوتا تھا کہ جب ایسے بزرگ کی یہ حالت ہے جس سے سُوئے خاتمہ کا احتمال ہے تو ہم کس شمار میں ہیں۔ ہمارے حُسنِ خاتمہ کا کیا بھروسہ۔ اُن میں سے ایک صاحب حضرت میانجیوؒ کے پاس دوڑے ہوئے آئے حضرت اس وقت حجرہ کے اندر مشغولِ ذکر و فکر تھے جب کبھی حضرت کو بُلانا یا ملنا ہوتا تو حجرہ کے کواڑوں سے

پاس کھڑے ہوکر بلانے والا چند دفعہ اللہ اللہ پکار کر کہتا حضرت مراقبہ سے
افاقہ میں آکر بات چیت کر لیتے تھے۔ چنانچہ ان صاحب نے بھی اسی طرح اللہ
اللہ کہا۔ حضرت نے کواڑ کھولے تو انھوں نے خاں صاحب کا سب حال بیان کیا
اور کہا جلدی چلیئے وہاں یہ غضب ہو رہا ہے کہ اُن سے کلمہ پڑھنے کو کہتے ہیں تو
وہ منہ پھیر لیتے ہیں۔ اخیر وقت ہے اُن کی چل کر مدد کیجئے۔ حضرت کو اطمینان تھا
لیکن لوگوں کی دفع پریشانی کے واسطے آپ تشریف لے گئے۔ سلام کرکے دریافت
کیا کہ خاں صاحب کیا حالت ہے، خاں صاحب نے آواز پہچان کر آنکھیں
کھول دیں اور سلام کا جواب دے کر کہا، الحمد للہ میں بہت اچھے حال میں ہوں
لیکن آپ ان لوگوں کو منع کر دیجئے کہ مجھے تنگ نہ کریں۔ یہ مجھے مسمیٰ سے اسم کی
طرف لاتے ہیں۔ وہ اس وقت مشاہدۂ ذات میں تھے۔ شیر محمد خاں صاحب
حضرت کے پیر بھائی بھی تھے اور بعد وفات حضرت شاہ عبد الرحیم صاحبؒ
حضرت میاں جیو صاحبؒ سے رجوع کیا تھا۔ ان کا مزار لوہاری کے باغ میں ہے۔
ایک اور واقعہ اس طرح بیان ہوا ہے۔ ایک بڑا پہنچا ہوا سادھو حضرت
کی خدمت میں حاضر ہوا کئی روز مہمان رہا جب جانے لگا تو بولا میاں ہماری
بیل میں تھوڑی سی اکسیر ہے یہ لے لے تیرے پاس دھن کی کمی معلوم پڑتی ہے
اپنے کام میں لانا۔ حضرت نے فرمایا مجھے اس کی ضرورت نہیں اپنے ہی پاس رہنے
دو، اس نے پھر کہا حضرت نے اس بار بھی انکار کر دیا جب اس نے تیسری بار
پھر یہی کہا تو حضرت نے ایک ڈھیلا اٹھا کر سامنے کی دیوار پر مار دیا اور فرمایا
یہ دیکھو، سادھو نے اس طرف دیکھا تو ساری دیوار سونے کی ہو گئی تھی یہ دیکھ کر
وہ بولا تب تو میاں تجھے اس کی ضرورت نہیں۔
اور واقعتاً جو خدا کا ہو جائے ساری خدائی اس کی ہو جاتی ہے اُسے دنیاوی
دولت اور سونے چاندی کے ڈھیروں کی کوئی ضرورت نہیں۔ حضرت کو بھی دنیاوی
دولت ہی سے نہیں شان و شوکت سے ایک گونہ نفرت تھی آپ نے اپنے لئے تو

کبھی اسے پسند فرمایا ہی نہیں۔ اپنے مریدین کو بھی اس سے باز رہنے کی تاکید فرمائی ہے۔

جب اس سرچشمۂ فیض و برکات سے دوسرے اس طرح مستفیض ہو رہے تھے تو اپنے کیوں محروم رہتے۔ حضرت کی اہلیہ محترمہ آنکھوں سے بالکل معذور تھیں ایک بار حضرت کے یہاں کوئی تقریب تھی مہمان عورتوں اور بچوں کا ہجوم زیادہ تھا، حضرت کی اہلیہ محترمہ مہمانوں کی خاطر مدارات میں مشغول تھیں مگر بینائی نہ ہونے کی وجہ سے سخت پریشان تھیں، حضرت سے بطور ناز کہنے لگیں، لوگ کہتے ہیں کہ آپ ولی ہیں ہم کیا جانیں ہماری آنکھیں درست ہوجائیں تو جانیں۔ بقول غالب

ابنِ مریم ہوا کرے کوئی　　　　میرے دل کی دوا کرے کوئی

یہ سنکر حضرت میانجیوؒ باہر تشریف لے گئے اور دعا فرمائی۔ اتفاقاً پیرانی صاحبہؒ کسی کام سے جا رہی تھیں کہ ایک دیوار سے ٹکرا گئیں غشی طاری ہوگئی گر پڑیں تمام جسم پسینہ پسینہ ہوگیا آنکھوں سے پسینہ یا پانی ٹوٹ پڑا۔ جب ہوش آیا تو قدرت کا کرشمہ دیکھا کہ دونوں کھل گئیں اور نظر آنے لگا۔ بیوی نے جو مانگا وہ مل گیا۔

معاملات و مسائل مذہبی میں بڑی احتیاط برتتے تھے۔ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ یا حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ سے منقول ہے کہ ایک شخص نہایت ہی خوش گلو جو نعت وغیرہ پڑھتے تھے کسی نے ان کے بارے میں حضرت میانجیو سے عرض کیا کہ آپ بھی ایک نعت سن لیں۔ آپ نے فرمایا لوگ کبھی کبھی مجھے امام بنا دیتے ہیں اور غنا بلا مزامیر میں بھی علماء کا اختلاف ہے لہٰذا اس کا سننا خلافِ احتیاط ہے۔ لہٰذا میں اس کے سننے سے معذور ہوں۔ اللہ اللہ کس قدر ادب ہے منصب امامت کا اور یہ حال ہے زہد و تقویٰ کا۔

یہ تھی آپ کی نورانی زندگی جس کا آخری صفحہ اس طرح پورا ہوا حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی مدنیؒ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میرے حضرت بعد نماز جمعہ کچھ وصیت کرنے لگے جس سے لوہاری والے بہت مغموم ہوئے اور عرض کیا ہم تو

جانتے تھے کہ ہمارے گھر میں دولت رکھی ہوئی ہے جب چاہیں گے مستفیض ہوں گے۔ ارشاد ہوا کہ گھبراؤ نہیں میرے بہت سے یار تمھارے پاس موجود ہیں اُن کو میرا قائم مقام سمجھو۔ حافظ محمد ضامن صاحبؒ کو تو حضرت نے مجمع عام میں بالتصریح اپنا خلیفہ بتایا اور ضمناً ہم لوگوں کو بھی مجاز کیا۔ البتہ خاص خاص لوگوں کے متعلق باوضاحت یہ بھی فرمایا کہ فُلاں فُلاں کو اجازت عام دی ہے۔

کچھ دن بعد حضرت بیمار ہوئے فرمایا مجھے میرے وطن جھنجھانہ لے چلو۔ چلتے وقت جب آپ تھانہ بھون تشریف لائے اور میانہ مسجد کے پاس رکھوایا تو میں بھی حاضر خدمت شریف ہوا حضرت نے فرمایا تم مجرّد تھے اور حافظ صاحب و مولوی شیخ محمد صاحبؒ عیالدار۔ میرا ارادہ تھا کہ تم سے مجاہدہ و مشقت لوں گا مشیّتِ باری سے چارہ نہیں عمر نے وفا نہ کی۔ جب حضرت نے یہ کلمہ فرمایا میں میانہ کی پٹی پکڑ کر رونے لگا حضرت نے تسلّی و تشفّی دی اور فرمایا فقیر مرتا نہیں صرف ایک مکان سے دوسرے مکان میں انتقال کرتا ہے۔ فقیر کی قبر سے بھی وہی فائدہ ہوگا جو ظاہری زندگی میں میری ذات سے ہوتا تھا۔

وفات

کچھ دن کی علالت کے بعد آخر وہ وقتِ موعود آگیا جو ازل سے ہر ذی حیات کا مقدر ہو چکا ہے کہ جس سے نہ انبیا علیہم الصّلوٰۃ والسّلام نہ اولیاء کرام کو چھٹکارہ ملا (موت سے کس کو رستگاری ہے) آپ نے اٹھاون برس اس دارِ فانی میں انوار و برکات سے تشنہ لبوں کو سیراب اور ستاروں کو ماہتاب عالمتاب بنا کر سفر آخرت اختیار کیا۔ آپ کی وفات حسرت آیات کی تاریخ ۴ر رمضان المبارک ۱۲۵۹ھ مطابق ۲۹ ستمبر ۱۸۴۳ء بروز جمعہ ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حضرت نے رحلت سے پہلے فرمایا تھا فقیر مرتا نہیں صرف ایک مکان سے دوسرے مکان میں منتقل ہوتا ہے۔

خواجہ حافظ شیرازی فرماتے ہیں ؎

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت ست بر جریدۂ عالم دوامِ ما

ایک اور شعر سنئے ؎

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را
ہر زماں از غیب جانِ دیگر است

مزارِ مقدّس حضرت حاجی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ جہاں میرے حضرت پیرو مرشد کا مزار مقدّس ہے وہاں ایک احاطہ امام سیّد محمود سبزواری کا مشہور ہے اس احاطہ میں کسی نئی قبر کے بنانے کا حکم نہ تھا۔ آپ اکثر وہاں جایا کرتے تھے اور دیر تک مشغول رہتے تھے۔ انتقال کے وقت وصیّت فرمائی کہ اگر ممکن ہو تو مجھے اس جگہ جہاں میں اکثر جایا کرتا ہوں دفن کرنا وہاں سے مجھے بوئے اُنس آتی ہے۔ الحاصل وہاں کے مجاوروں کو کچھ دے کر آپ کے لئے وہی جگہ حاصل کی گئی۔

حضرت کا مزار مقدّس خام ہے البتہ حلقہ مزار سنگ مرمر کا ہے۔ لوگوں نے چاہا کہ ایک ہاتھ سے زیادہ اونچا کر دیں لیکن حضرت نے کسی کو خواب میں اشارۃً فرمایا کہ خلافِ سنّت مت کرو ایک ہی ہاتھ اونچا رہنے دو۔

بعض مجاور جو اس وقت موجود نہیں تھے یہ نئی قبر دیکھ کر نزاع کر بیٹھے کہ یہ نئی قبر کس نے بنوائی ہے۔ کہتے ہیں کہ ان مجاوروں میں سے کسی کو تکرار ہی کی حالت میں غنودگی طاری ہو گئی اس نے دیکھا کہ حضرت میانجیو صاحبؒ اور حضرت امام شہید رحمتہ اللہ علیہ فصیلِ احاطہ پر کھڑے ہیں اور میانجیو صاحب اپنا ہاتھ سیّد امام صاحب کے ہاتھ سے چھڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ کے بعض مجاور ناراض ہیں اب ہم یہاں نہ رہیں گے۔ لیکن سیّد صاحب آپ کا ہاتھ نہیں چھوڑتے اور کہتے ہیں کہ ہم کو ایک ہی یار ملا ہے ہم کیسے چھوڑیں گے اور اس مجاور کو بہت ہی لعن طعن کی جب وہ بیدار ہوا تمام واقعہ بیان کیا اور اپنے انکار سے باز آیا یہ کیفیت عام طور سے مشہور ہو گئی اور جنھوں نے دفن کی بابت روپیہ لیا تھا

انھوں نے بمنت وسماجت وہ حضرت کے وارثوں کو واپس کر دیا۔
آپ کے وصال کے بعد آپ کے مرید ثالث وخلیفہ حضرت مولانا شیخ محمد صاحب محدث تھانویؒ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت کے مزار مقدس سے نور کا ایک ستون بلند ہوا جو آسمان تک چلا گیا اُس پر کلمۂ طیبہ لکھا ہوا تھا۔
اس فیضانِ نور کے بارے میں حضرت مولانا تھانویؒ نے فرمایا کہ قطب عالم حضرت میانجیوؒ فرمایا کرتے تھے کہ میری وفات کے بعد دیکھنا ہماری روشنی کس قدر پھیلے گی۔ چنانچہ مشاہدہ ہے۔
ایسے ہی حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب نائب مہتمم دارالعلوم دیوبندؒ سے حضرت میانجیو کے ذکر کے سلسلہ میں یہ فقرہ سنا ہے کہ حضرت میانجیو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے ایسی ہنڈیا پکائی ہے جو نہ سو برس پہلے پکی تھی نہ سو برس بعد پکے گی (غالباً) جامعیت کی یہی ہنڈیا تھی جس میں پوری طاقت کے ساتھ ان کے کمالات کی نشو ونما کی ضمانت پوشیدہ ہے جو حضرات مشائخ چشت میں سلفاً خلفاً منتقل ہوتے آرہے تھے اور دوسری طرف علماء شرع کی متعین کی ہوئی حدود کی بھی رعایت محفوظ رکھی گئی۔
حضرت کے مزار مقدس ومنور پر جو شخص حاضر ہوتا ہے وہ بوئے اُنس محسوس کرتا ہے اس کی وجہ ایک سوال کے جواب میں مولانا حکیم الامۃؒ نے یہ بتائی ہے کہ بزرگوں کے حالات مختلف ہوتے ہیں جیسے دنیا کے اندر بعض اہل اللہ تو اپنے ہی نفس کی دیکھ بھال اور حق تعالیٰ کے ذکر وفکر میں ہر وقت مشغول رہتے ہیں اور عام مخلوق کی کوئی خدمت ان کے سپرد نہیں ہوتی اور بعض اہل اللہ کے سپرد مخلوق کی کوئی خدمت ہو جاتی ہے تو جن بزرگوں کے مزارات پر ہیبت وجلال محسوس ہوتا ہے وہ حضرات ہیں کہ مشاہدۂ حق میں مستغرق رہتے ہیں مخلوق کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ اور جن کے مزارات پر اُنس محسوس ہوتا ہے وہ وہ ہیں کہ مخلوق کی طرف بھی متوجہ ہیں۔ چنانچہ اس توجہ کا یہ اثر ہے کہ ان کے مزارات پر اُنس

محسوس ہوتا ہے۔ چنانچہ اسی قصبہ جھنجھانہ میں ایک مزار تو ہمارے دادا پیر حضرت میانجیو علوی کا ہے کہ جب کوئی اس مزار پر حاضر ہوتا ہے تو ایک قسم کا اُنس محسوس ہوتا ہے اور دوسرا مزار ایک سیّد صاحب شہید کا ہے جو امام سید محمود سبزواری کے لقب سے مشہور ہیں تو ان بزرگ کے مزار پر جب کوئی حاضر ہوتا ہے تو ایک قسم کا رعب اور ہیبت محسوس ہوتی ہے۔

یہ تو مزار مقدس و منوّر اور اس ضمن نوری و معنوی کی بات تھی جہاں آپ ابدالآباد تک کے لئے جلوہ فرما ہیں۔ وہ حجرہ شریف بھی جہاں آپ لوہاری کے زمانہ قیام میں رونق افروز ہوتے تھے آج تک مصدر فیوض و برکات ہے چنانچہ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ نے ایک سلسلۂ گفتگو میں فرمایا کہ لوہاری کے اس حجرے میں جہاں حضرت میانجیو علویؒ کا قیام تھا اب بھی وہی انوار و برکات ہیں جو حضرت کی حیات میں تھے۔

غرضیکہ حضرت کے سلسلۂ عالیہ میں منسلک حضرات بعد وصال ان دونوں مقامات مقدسہ سے مستفیض ہو کر جاتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ عام مسلمان بھی جو عقیدت و ارادت لے کر وہاں جاتے ہیں وہ کامیاب و بامراد ہو کر جاتے ہیں اور جو بے ادب گستاخ ہوتے ہیں وہ سزا پاتے ہیں۔ اس قسم کے صدہا واقعات ہیں جو ظہور میں آچکے۔ اور یہ سلسلہ مستقل قائم ہے۔ قرب و جوار ہی بلکہ دُور و دراز کا سفر طے کر کے آتے اور کافی عرصہ تک قیام کر کے جاتے ہیں۔

اس مختصر کتابچہ میں بطور تعارف نہایت مختصر حالات و واقعات ضروری سمجھ کر دیئے گئے ہیں تاکہ ناواقف حضرات اس ذات والاصفات سے واقف ہو جائیں جس کے سلسلہ عالیہ میں وہ مبارک و مقدس ہستیاں ہوئیں اور ہیں جو افق ہند و بیرون ہند پر آفتاب و ماہتاب بن کر چمکیں اور اب بھی اپنی ضیا سے علوم دین اور علوم باطنی و روحانی سے قلوب کو منور کر رہی ہیں۔ بفضلہٖ یہی سلسلہ تابندہ و پائندہ ہے۔

حضرت کے چند خلفا و مرید

۱۔ شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب فاروقی تھانوی (خلیفہ)
ولادت ۲۲ صفر المظفر ۱۲۳۳ھ مطابق ۱۱ جنوری ۱۸۱۷ء بمقام نانوتہ ضلع سہارنپور
وفات ۱۲۔۱۳ جمادی الآخر ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۸ ستمبر ۱۸۹۹ء روز بدھ مدینہ منورہ

۲۔ حافظ محمد ضامن صاحب فاروقی تھانوی شہید (خلیفہ)
وفات۔ شہادت ۲۴ محرم الحرام ۱۲۷۴ھ مطابق ۱۴ ستمبر ۱۸۵۷ء در جہاد شاملی

۳۔ حضرت مولانا شیخ محمد صاحب محدث فاروقی تھانوی (خلیفہ)
ولادت ۲۰ جمادی الاوّل ۱۲۳۰ھ مطابق یکم یا ۲ مئی ۱۸۱۵ء بروز پیر
وفات۔ ۷ ربیع الثانی ۱۲۹۶ھ مطابق ۳۱ مارچ یا یکم اپریل۔ تھانہ بھون

۴۔ حضرت شیر محمد خاں صاحب لوہاروی (خلیفہ)
آپ کا انتقال حضرت میانجیو صاحب کی حیات ہی میں ہو گیا تھا۔

۵۔ حضرت سیّد امیر صاحب جھنجھانوی (خلیفہ)
آپ کا مزار محلہ سیّد امیر کوٹلہ جھنجھانہ میں ہے۔

۶۔ حضرت برکت علی شاہ صاحب ممبئی والے (خلیفہ)

۷۔ جناب شیخ امام الدین صاحب تھانوی (مرید)

۸۔ جناب حافظ محمود احمد صاحب تھانوی (مرید) داماد مولانا مملوک علی صاحب نانوتوی

۹۔ جناب حافظ ٹورو صاحب جھنجھانوی (مرید)

حضرت حاجی صاحب کے چند نامور خلفاء

حضرت مولانا رشید احمد صاحب انصاری گنگوہی۔ ولادت ۶ ذی قعدہ ۱۲۴۴ھ مطابق ۹ مئی ۱۸۲۸ء بروز پیر۔ وفات ۹ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء بروز جمعہ۔ گنگوہ ضلع سہارنپور

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب صدیقیؒ ۔ ولادت شعبان یا رمضان ۱۲۴۸ھ مطابق
۱۸۳۳ء مقام نانوتہ ضلع سہارنپور

حضرت حاجی عابد حسین صاحبؒ ۔ وفات ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۹ جولائی ۱۹۱۲ء دیوبند

حضرت مولانا اشرف علی صاحبؒ ۔ ولادت ۵ ربیع الاول ۱۲۸۰ھ مطابق ۱۹-۲۰
اگست ۱۸۶۳ء بوقت علی الصبح یوم جمعرات ۔ وفات ۱۵، ۱۶ رجب ۱۳۶۲ھ مطابق
۱۸ جولائی ۱۹۴۳ء اتوار و پیر کی درمیانی شب ۔ بمقام تھانہ بھون

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنیؒ ۔ ولادت ۱۹-۲۰ شوال ۱۲۹۶ھ مطابق
۶ اکتوبر ۱۸۷۹ء بروز سہ شنبہ ۔ وفات ۱۲ جمادی الاول ۱۳۷۷ھ مطابق ۵ دسمبر ۱۹۵۷ء دیوبند

حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوریؒ ۔ وفات ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ
مطابق ۲۹ جنوری ۱۹۱۹ء یوم جمعرات مقام رائے پور ضلع سہارن پور
آپ کے مشہور خلیفہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائپوریؒ ہیں۔

حضرت صوفی محمد حسین صاحب عمری الہ آبادیؒ ۔ ولادت ۱۸۵۳ء مطابق ۱۲۶۹ھ
وفات ۸ رجب ۱۳۲۲ھ بروز پیر اجمیر شریف بموقع عرس بحالت وجد۔

حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانویؒ بانی مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ
وفات ۲۲ رمضان ۱۳۰۸ھ مطابق یکم مئی ۱۸۹۱ء مدینہ منورہ جنت المعلیٰ

چند نامور خلفاء حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ

۱۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب انبہٹویؒ ۔ ولادت اخیر ماہ صفر ۱۲۶۹ھ مطابق اوائل
دسمبر ۱۸۵۲ء ۔ وفات ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ ۔ نامور خلفاء مولانا الیاسؒ و مولانا ذکریا صاحب

۲۔ حضرت مولانا محمود الحسن صاحب شیخ الہندؒ ولادت ۱۲۶۸ھ مطابق ۱۸۵۱ء
وفات ۱۸ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۲۰ء دہلی ۔ مدفن دیوبند

۳۔ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنیؒ ۔ ولادت ۱۹-۲۰ شوال ۱۲۹۶ھ مطابق ۶ اکتوبر
۱۸۷۹ء ۔ وفات ۱۲ جمادی الاول ۱۳۷۷ھ مطابق ۵ دسمبر ۱۹۵۷ء یوم جمعرات

خلفاء حافظ ضامن صاحب تھانوی شہیدؒ

۱- حافظ عبدالرحمٰن صاحب کیرانوی اُن کے خلیفہ مولانا حبیب الحق صاحب باغپتی اُن کے خلیفہ حکیم عزیز احمد صاحب پور قاضوی آپکے خلیفہ مولانا رحم الٰہی صاحب راجو پوری خلیفہ اوّل مولانا رحم الٰہی صاحب منگلوری۔

۲- حکیم ضیاء الدین صاحب رام پور منہیاران بعد مرید و خلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب

۳- مولوی عبدالحق صاحب انبہٹوی اُن کے خلیفہ صوفی حکیم شیخ احمد صاحب انبہٹوی ہیں۔

اور مشہور مرید حافظ خدا بخش صاحب تھانوی ہیں۔

خلفاء حضرت مولانا شیخ محمد صاحب محدّث تھانوی

۱- حضرت مولانا قاضی محمد اسمٰعیل[1] صاحب منگلوری۔ آپ کے خلیفہ و فرزند قاضی عبدالغنی[2] صاحب منگلوری اور اُن کے خلیفہ و فرزند جناب قاضی عبدالولی صاحب جو بفضلہ حیات ہیں اور منگلور میں سکونت پذیر ہیں۔

۲- حضرت مولانا رحم الٰہی صاحب منگلوری۔ متوفی ۱۵ ذی قعدہ ۱۳۰۷ھ مدفن منگلور

۳- حکیم مولانا محمد عمر صاحب چرتھاولی۔

اسماء چند خلفاء حضرت مولانا قاضی سیّد محمد اسمٰعیل صاحب کاظمی منگلوری

۲- حضرت مولانا فیض اللہ صاحب کیرانوی۔ متوفی ۳ رمضان المبارک ۱۳۵۱ھ کیرانہ

۳- حضرت مُلّا جمال الدین منڈاوری۔ مدفن نگینہ ضلع بجنور

۴- حضرت مُلّا ہدایت اللہ خاں صاحب کرتپوری

---

[1] حضرت مولانا ابوالحسن صاحب کے والد محترم اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں فرماتے ہیں کہ میں نے ضلع بجنور کے دیہات تک کو ذکر و فکر سے منوّر و معمور پایا یہ سب کچھ حضرت مولانا قاضی محمد اسمٰعیل صاحب کے دوروں کی خیر و برکت ہے۔ جس جگہ قاضی صاحب مقیم ہو گئے وہاں سے آج تک جذبی کیفیت ختم نہ ہو سکی آپ پر علم کا دروازہ کھولدیا گیا تھا۔ آپ کا علم کسبی اور کتابی نہیں بلکہ وہبی اور لدنی تھا۔ آپ اونچے درجہ کے اہل اللہ تھے۔

[2] حضرت شاہ عبدالغنی صاحب کے روحانی اثرات کے بارے میں حضرت مولانا ابوالحسن ندوی فرماتے ہیں کہ اضلاع روہیلکھنڈ اور کمشنری میرٹھ میں آپکے بہت مرید اور معتقد تھے۔ ان میں خواص بھی عوام بھی پرانی تہذیب والے اور نئی روشنی والے بھی۔ رؤسا اور سرکاری عہدیدار بھی اور اہل سیاست بھی جگر مرادآبادی اور ~~فراق~~ ضو گورکھپوری جیسے شعراء بھی۔ ان کی شخصیت میں بڑی کشش تھی بعض کہتے ہیں ان کی آنکھوں میں موہنی تھی۔ یہ سب سورۂ مزّمّل شریف کے ورد کا اثر تھا۔ آپ کا انتقال ۲۶ رجب کو منگلور میں ہوا

خلیفہ حضرت سیّد محمد امیر صاحب جھنجھانوی

آپ کے خلیفہ حضرت خواجہ عبدالواحد صاحبؒ اور ان کے خلیفہ حضرت شاہ محمد ولی صاحبؒ پانی پتی ان کے خلیفہ حضرت شاہ احمد حسن صاحب عرف پیر احمدؒ پانی پتی۔

خلفاء حضرت سیّد برکت علی صاحبؒ بمبئی

۱۔ حضرت جہانگیر بابا صاحبؒ۔ ان کے خلیفہ و فرزند حضرت اقبال شاہ صاحبؒ

ان کا مزار اجمیر شریف گور غریباں میں ہے۔ || ان کا مزار پاکستان میں ہے ان کے فرزند و خلیفہ جناب خالد شاہ مقیم حال پاکستان ہیں

۲۔ حضرت حبیب اللہ صاحب چشتی صابریؒ۔ ان کے مرید امداد احمد صاحب زبیری کنبویؒ میرٹھی ہیں۔ متوفی ۷ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ مطابق ۲۴ ستمبر ۱۹۷۴ء بروز منگل

سوانح حضرت میانجیو نور محمد صاحب علوی قدس سرہٗ

یہ کتاب دو مرتبہ "نورِ محمدی" نام سے شائع ہو کر مقبول خاص و عام ہو چکی۔ چونکہ اس نام سے بعض کو سرکار رسالتمآبؐ کے حالات میں ہونے کا گمان ہوتا تھا اس وجہ سے یہ نام تجویز ہوا تاکہ غلط فہمی نہ ہو سکے۔ حضرت کے حالات ناواقف حضرات کے لئے بطور تعارف شائع کئے گئے ہیں۔ اب مزید حالات کثیر تعداد میں دستیاب ہوئے ہیں اس لئے ضخامت بہت بڑھ گئی ہے۔ حضرت میانجیو صاحبؒ اور ان کے سلسلۂ عالیہ میں منسلک وہ عظیم ہستیاں ہیں جو افقِ ہند وغیر ہند پر آفتاب و ماہتاب بن کر چمکیں۔ علوم ظاہر و باطن کا حامل کونسا خانوادہ اور کون فرد ہے جو ان سے واقف نہیں کہ ان کی بدولت تیرھویں صدی کے تاریک دور میں اسلام کی روشنی نزدیک و دور پھیلی۔ اور دین و وطن کے تحفظ کے لئے جہاد کیا اپنی جانیں قربان کیں۔ وطن سے بے وطن اور خانہ بدوش ہوئے۔ ایسی کتاب کی اشاعت اہلِ خیر اور معتقد حضرات کی توجہ سے ہو سکتی ہے ادارۂ نشر و اشاعت اس کے مصارف برداشت کرنے سے معذور ہے۔ کتابت شروع کرادی آپ کی امداد و اعانت کا انتظار ہے۔

نسیم احمد علوی مہتمم مدیر

مدرسۂ عربیہ اسلامیہ نُورمحمدیہ کے بارے میں

عرضِ حال

بِرادرانِ اِسلام:- قطبِ عالم، سلطان المشائخ حضرت میانجیو نور محمد صاحب علوی چشتی جھنجھانوی قدس سرہ العزیز کی ذات والاصفات نہ صرف سرزمین ہند بلکہ تمام عالمِ اسلام میں کسی تعریف و تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ مہاجر مکّی مدنی۔ حضرت مولانا شیخ محمد صاحبؒ محدّث تھانوی۔ حضرت حافظ ضامن صاحبؒ شہید تھانوی کے مرشد و مولےٰ اور سلسلۂ عالیہ دیوبند کے راس رئیس ہیں۔ اِسی مقدس ہستی اور اِسی ذات والا صفات کے نام نامی سے خصوصی نسبت کے ساتھ ۱۳۵۶ھ میں مدرسہ عربیہ اسلامیہ نُورمحمدیہ قصبہ جھنجھانہ کا قیام عمل میں آیا ہے جو حضرت میانجیو صاحب رحمتہ اللہ علیہ ہی کے وطنِ مالوف میں تبلیغ اسلام اور تعلیم دینیات و قرآن مجید کی مبارک و مستحسن خدمات انجام دے رہا ہے۔ کفر و الحاد کے اِس پُرآشوب دَور میں ایسے مرکزِ فیضان کی بقا اور یادگارِ نور محمدی کا تحفظ ہمارے ایمانوں کی مضبوطی اور اسلامی استحکام کے لئے اشد ضروری ہے۔ دین کی ترقی و توسیع کی اِس جدوجہد میں حصّہ لینے اور اس ادارہ کو زیادہ سے زیادہ مدد دینے کی تڑپ ہر مسلمان کے دل میں ہونی چاہیئے کیوں کہ اس کارِ خیر و برکت میں شرکت کرنا جہاں حضرت میانجیو صاحبؒ سے خصوصی نسبت اور روحانی عقیدت کا اظہار ہے وہاں دین و ایمان کی حفاظت اور اسلام کی خدمت کے سچّے جذبے کا ایک بیّن ثبوت اور روشن

دلیل ہے۔ اس حد سے بڑھی ہوئی مہنگائی کے باعث مدرسین کی تنخواہوں میں کم سے کم اضافہ کیا گیا۔ لیکن اس کی ادائیگی میں اتنی دشواری پیش آرہی ہے کہ کئی ماہ سے تنخواہ ادا نہیں کی جا سکی۔

لہٰذا تمام اہلِ خیر حضرات کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ اِس طرف توجہ فرما کر جس قدر جلد ممکن ہو اپنی زکوٰۃ و صدقات، چرمِ قربانی و دیگر عطیات سے امداد و اعانت فرما کر اس ادارہ کی بقا و ترقی کا ذریعہ بنیں اور اخروی دولت و نعمت سے اپنے دامنِ مراد کو بھر لیں۔ باری تعالیٰ آپ کو اجرِ جزیل اور ثوابِ دارین عطا فرمائیں۔

یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ آپ کا مدرسہ بفضلہ تعالیٰ روز افزوں ترقی کر رہا ہے بہترین تعلیم کے باعث طلبا کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس وجہ سے مکانات رہائش و تدریس اور مدرسین کی تعداد میں اضافہ کیا جانا ناگزیر ہو گیا ہے۔ ان حالات میں آپ کی خصوصی توجہ کی ضرورت ہے تاکہ مذکورہ ضروریات پوری ہو سکیں۔

مداتِ اعانت تعمیراتِ مدرسہ۔ مشاہرات (تنخواہیں) نشر و اشاعت۔ کتب خانہ (لائبریری) پردیسی طلبا کے طعام و قیام۔ لباس۔ کتب۔ حجامت گرم کپڑے۔ علاج معالجہ کا مدرسہ ہی کفیل ہے۔

یہ ادارہ خالص دینی ادارہ ہے جو مذہبی و قومی و اصلاحی خدمات بذریعہ تعلیم و نشر و اشاعت کتب و کتبیاتِ دینی برائے مساجد وغیرہ آویزاں کرنے کے لئے محصول آنے پر مفت (فی سبیل اللہ) تقسیم کرتا رہتا ہے۔

شکریہ معاونین کرام ہم کارکنان ادارہ اپنے اہلِ خیر معاونین حضرات کا کہ ان کی امداد اور خصوصی توجہ سے مسلمانوں کی اہم دینی خدمات انجام دی جا رہی ہیں۔ بہ صمیمِ قلب شکریہ ادا کرتے ہیں اگرچہ وہ ہمارے شکریہ سے کہیں زیادہ بالاتر ہیں۔ اور دعا گو ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کو اپنے فضلِ خاص سے نوازے اور ان کی اولاد اور کاروبار میں برکات نازل فرمائے۔ اور آخرت میں مخلصین و محبین اور صالحین کے زمرے میں شامل فرمائے۔ آمین۔ نسیم احمد علوی

ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نور محمدیہ کی بہترین مطبوعات ضرور منگائیے

اس سے دو فائدے پہنچیں گے ایک تو دینی و روحانی دوسرے مدرسہ کی امداد

تاجدار مدینہ ﷺ

خدا کے پیارے نبی سچے رسول اور سب سے اچھے انسان کی پاک زندگی کے پاک حالات بہت صاف ستھری زبان میں لکھے گئے ہیں۔ بچوں کے لئے حضور اکرم ﷺ کی زندگی پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں یہ اُن میں بہترین کتاب ہے۔ اس کی لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ بہترین۔ اپنے پیارے بچوں کو ضرور منگا کر دیجئے قیمت دو روپے

اسلامی زندگی مع دوامی جنتری

اس کتاب میں وہ اسلامی آداب و احکام پیش کئے گئے ہیں جن کی ضرورت ہر مسلمان کو عبادات و معاملات و معاشیات میں پیش آتی ہے۔ احادیث صحیحہ سے سلیس اور آسان زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ اور بحساب ایام ماہانہ عیسوی طلوع و غروب اوقات نماز و سحر و افطار دوامی بھی دئے گئے ہیں۔ یہ کتاب اپنے اور اپنی مساجد کیلئے ضرور منگائیے۔ قیمت صرف پچھتر پیسے۔ ۷۵/-

نور محمدی

حضرت قطب عالم شیخ المشائخ میانجیو نور محمد صاحب قدس سرہ اپنے وقت کے عظیم روحانی پیشوا تھے۔ آپ کے تابناک و مقتدر سلسلہ عالیہ میں شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی مدنی۔ حضرت مولانا شیخ محمد صاحب محدث۔ حضرت حافظ ضامن صاحب شہید وغیرہ اکابر مشائخ ہوئے ہیں۔ ان حضرات کے علاوہ ان کے خلفاء کرام نے معرفت و طریقت کے وہ نورانی مینار تعمیر کئے جن کی روشنی نہ صرف ہندوستان بلکہ عرب تک پہنچی۔ اس کتاب میں آپ کی حیاتِ باکرامات کے حالات کے علاوہ آپ کے خلفاء اور اُن کے سلسلہ میں داخل و شامل مشاہیر بزرگوں کے حالات بھی داخل کر دئیے تاکہ اس نورانی سلسلہ سے پوری واقفیت حاصل ہو جائے۔ اسی وجہ سے کافی ضخیم ہو گئی۔ قیمت کا تعین نہیں ہو سکا ابھی زیر طبع ہے۔

سیرتِ بلالؓ (از منشی وجاہت حسین مرحوم جھنجھانوی) عاشق رسولؐ سب سے پہلے مؤذن حضرت بلالؓ کے حالات ۔ آپ کا قبول اسلام کفّار کے مظالم، آپ کے پختگی ایمان کے حالات پڑھ کر ایمان قوی ہوتا ہے ۔ مولانا نے اس پوری کتاب کو باوضو لکھا ہے اسی وجہ سے اثر و تاثیر سے بھرپور ہے عبارت اتنی سلیس کہ بچّوں اور بڑوں کے دل و دماغ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے ۔ کتابت طباعت ۔ کاغذ بہترین ۔ قیمت صرف تین روپے

حضرت ابوبکر صدیقؓ یہ کتاب سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے سچّے دوست اور خلیفۂ اوّل کی حیاتِ مقدّسہ پر مختصر مگر جامع سوانح عمری ہے ۔ اس کتاب کے مطالعہ سے بڑوں اور بچّوں کو یکساں فائدہ پہنچے گا ۔ کتاب عام فہم زبان میں ہے ۔ ایمان و یقین کی پختگی کے لئے اس کو ضرور منگائیے ۔ کاغذ ۔ کتابت ۔ طباعت عمدہ ۔ قیمت صرف پچھتّر پیسے

حضرت عمر فاروقؓ سرکارِ دو عالمؐ کے دوسرے خلیفہ جن کے اسلام کے لئے حضورؐ نے دُعا کی تھی آپ کے مسلمان ہونے پر کفّارِ قریش میں کھلبلی مچ گئی تھی ۔ یوں تو بہت سے صحابہ خدمتِ اسلام کے لئے سرِفہرست نظر آتے ہیں لیکن خلفائے راشدین کی خدمات سب سے ممتاز ہیں ۔ حضرت عمرؓ کے حالات پڑھ کر عزم و استقلال مضبوط اور حوصلہ بڑھتا ہے ۔ قیمت صرف پچھتّر پیسے ۔

حضرت عثمان غنیؓ حضور اکرمؐ کے تیسرے خلیفہ کے عظیم کارنامے کہ دین کی خدمت جان و مال سے کرنے میں جو کردار آپ نے ادا کیا اور اسلام قبول کرنے پر جو مظالم آپ پر ہوئے اُن کو صبر و استقلال سے برداشت کرنا بے مثال جذبۂ ایمانی کا ثبوت ہے ۔ آپ جامعِ قرآن اور کاتبِ وحی بھی تھے ۔ اور حضورؐ کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے آپ سے منسوب ہوئیں ۔ آپ کی پاک زندگی کے پاکیزہ حالات اِس کتاب میں پڑھ کر اپنے اور اپنے بچّوں کے دلوں کو ایمان و یقین کی روشنی سے منوّر کیجئے ۔ قیمت صرف پچھتّر پیسے ۔

صحائفِ معرفت مصنّفہ حضرت شاہ العالمین شاہ عبدالرزاق علوی گازی جھنجھانوی قدس سرہٗ۔ اصل کتاب فارسی میں ہے۔ ایک ہزار سو سال کے بعد ادارۂ مدرسۂ نور محمدیہ نے ڈاکٹر تنویر احمد علوی پی ایچ ڈی ڈی لٹ سے ترجمہ بزبان اُردو کرا کر طبع کرائی ہے۔ اس کتاب میں حضرت نے تصوّف و معرفت کے مسائل کو ایسے دل نشین اور مشفقانہ انداز میں بیان فرمایا ہے کہ طالب حاضرِ خدمت ہے۔ پڑھنے والا یہ محسوس کرے گا کہ مصنّف میدانِ معرفت و سلوک کا شہ سوار ہے اور یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ طریقت و حقیقت کی بنیاد شریعت ہے۔ اور اوصافِ حمیدہ کی تحصیل اور خصائلِ رذیلہ سے کنارہ کشی کی ترغیب اس خاص انداز میں دی گئی ہے جو اہلِ طریقت کا طرۂ امتیاز ہے۔ شاہ صاحب ہر عبادت کو تین درجوں میں تقسیم کرتے ہیں ایک وہ درجہ ہے جس تک عوام پہنچتے ہیں۔ دوسرا وہ جو خاصانِ خدا کا ہے۔ اور تیسرا وہ جو بہت ہی خاص بندوں کا ہے جنھیں مقرّبانِ بارگاہِ الٰہی کہا جاتا ہے۔ نیز نادر تحریر و یادگار عمارتوں و مزارات کے فوٹو بھی ہیں۔ قیمت دس روپے۔

تاریخِ محمودی اس کتاب کا متن شمالی ہندوستان کی تاریخ کے ایک گمشدہ ورق کی بازیافت کی سی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ علاقہ ہریانہ کے ضلع کرنال اور مغربی یوپی کے اضلاع مظفر نگر۔ سہارنپور۔ میرٹھ کے وسیع رقبہ میں ہونے والے جہاد کا جو اس علاقہ کے راجاؤں اور میر میران امام العساکر حضرت امام ناصر الدین سیّد محمود شہید سبزواری خراسانی قدس سرہٗ کے درمیان ۵۸۷ھ میں ہوا۔ اس عظیم گمنام معرکہ کے ذکر سے ہماری تاریخیں خالی ہیں۔ ان مجاہد شہیدوں کے مزارات جو اس جہاد میں شہید ہوئے اس علاقہ کے قصبات و قریات میں موجود اور مرجعِ خلائق ہیں۔ اصل کتاب فارسی میں ہے اس کا ترجمہ ڈاکٹر تنویر احمد علوی پی ایچ ڈی ڈی لٹ نے اُردو میں کیا ہے۔ اس کتاب سے تاریخ اسلام میں ایک باب کا اضافہ ہوا اس کو منگا کر تاریخ اسلام کا مطالعہ مکمل کیجیے۔ کتاب میں متعدد فوٹو ان مقدّس مزارات و آثار کے شامل ہیں۔ کتابت۔ طباعت۔ کاغذ بہترین قیمت دس روپے۔ یہ دونوں کتابیں منگانے پر نصف محصول کی رعایت۔

طریق القلندر یہ حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہٗ کا ایک وعظ ہے جو آپ نے حضرت بو علی شاہ قلندرؒ کے مزار کے سامنے پانی پت میں ایک عظیم اجتماع میں فرمایا تھا جس میں طریق قلندریہ کی توضیح و تشریح فرمائی تھی۔ ایسا روحانی وعظ وہی بیان فرما سکتا ہے جو ان مدارج سے پوری واقفیت رکھتا ہو۔ اس عظیم روحانی وعظ کی اہمیت کے پیش نظر اس کو کتابی شکل میں طبع کرایا گیا ہے تاکہ روحانی ذوق رکھنے والے حضرات اس عظیم منصب سے واقف ہوں۔ قیمت صرف ایک روپیہ پچاس پیسے

تجارتِ آخرت یہ بھی حکیم الامتہ حضرت مولانا تھانویؒ کا ایک وعظ ہے جسمیں دنیا و آخرت کی زندگی کامیاب بنانے کے طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ ہر مسلمان کو اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے

صحیفۂ ابرار مجلد یہ عظیم و ضخیم کتاب شاہ العالمین حضرت شاہ عبد الرزاق علوی جھنجھانوی قدس سرہٗ کے حالات میں ہے۔ جو چار سو سال سے مخطوطہ صورت میں بزبان فارسی زینتِ کتب خانہ بنی ہوئی تھی۔ اب ادارہ نے ڈاکٹر تنویر احمد علوی پی ایچ ڈی ڈی لٹ سے اردو میں ترجمہ کرا کر بصرف زرِ کثیر شائع کی ہے۔ کتاب کے مطالعے سے معلوم ہوگا کہ منزلِ مقصود تک پہنچنے میں راہ رَو کو دنیائے روحانیت کی کیسی کٹھن منزلیں طے کرنی پڑتی ہیں۔ حضرت شاہ العلمین جس منصب پر فائز ہوئے وہ ہر ایک کو میسر نہیں ہوتا۔ یہ حالات پڑھ کر آپ محسوس کریں گے کہ گویا خود دیکھ رہے ہیں۔ اس دنیا کی دلچسپیاں ایک سراب ہیں حقیقی زندگی وہی ہے۔ اللہ والوں کی محفلیں کیسی ہوتی تھیں۔ حضرت کے ہمعصر اولیاء اللہ کے حالات۔ اس زمانہ کے شاہی ملازمین سے تنازعے۔ آپ کے تصرفات۔ اور نامی گرامی خلفاء۔ طالبانِ سلوک و معرفت کی تعداد۔ خانقاہ عالیہ کے حالات۔ مختلف سلسلوں میں کن کن مشائخ سے بیعت ہوئے۔ یہ کتاب اُس زمانہ کے دنیاوی و روحانی حالات کا آئینہ ہے۔ متعدد فوٹو تصاویر۔ کتابت و طباعت اور کاغذ بہترین۔ قیمت صرف بائیس روپے

ترغیب نماز

ارکانِ اسلام میں دوسرا رکن نماز ہے جس کی قرآن مجید میں سب سے زیادہ تاکید آئی ہے لیکن مسلمان اس اہم فریضہ کو چھوڑ بیٹھے تارکِ نماز کے لئے سخت وعید اور ناراضگی بلکہ جو نمازی اس کی ادائگی میں سستی کرتے ہیں ان کے لئے تباہی فرمایا ہے۔ اس کتاب میں نماز کی جو برکات اور فائدے دُنیا و آخرت میں ہوتے ہیں بیان کئے گئے ہیں۔ قیامت میں سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال ہوگا۔ یہ کتاب خود پڑھئے اور دوسروں کو سنائیے۔ قیمت صرف ایک روپیہ پچاس پیسے

ڈاڑھی کا فلسفہ
عقل و مذہب کی روشنی میں

مصنفہ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ۔ ڈاڑھی اسلام کے اہم شعار میں سے ہے لیکن افسوس ہے کہ مسلمان اس کی صفائی کے درپے ہیں۔ اپنی وضع قطع چھوڑ کر غیروں کے طریقے اختیار کرکے اپنے کلچر کو نقصان پہنچارہے ہیں۔ اس کتابچہ میں ڈاڑھی کی اہمیت اور اسلامی تہذیب و معاشرت پر مضبوطی سے قائم رہنے کیلئے ناقابلِ تردید دلائل اور مثالوں سے ترغیب دی گئی ہے۔ قیمت صرف پچاس پیسے

مقبول نماز خورد

اقرارِ توحید کے بعد نماز کا درجہ ہے۔ اس کو مومن کا نور اور معراج فرمایا ہے۔ افسوس ہے مسلمان اس کو چھوڑ بیٹھے۔ اس کے تارک کیلئے سخت وعید آئی ہے۔ نماز کے بارے میں سب سے پہلے سوال ہوگا۔ ہر مسلمان کو اس کا پابند ہونا چاہیئے۔ اس کتاب میں نماز اور اس کے مسائل بہت تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔ فرض نمازوں کے علاوہ دوسری نمازوں کی ترکیب اوقات و فضیلت شامل ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ پچیس پیسے

مترجم نماز (کلاں)

یہ ۲۰۸ صفحات کی کتاب نماز اور اس کے متعلقہ مسائل پر سب سے بڑی کتاب ہے۔ مضامین کی فہرست طویل ہونے کی وجہ سے نہیں دی جاسکی جن کی تعداد پچانوے ہے۔ پنجگانہ اور جمعہ کی نمازوں کے علاوہ تیرہ نمازوں کا ذکر اور اُن کی ترکیب اور اہمیت غرضکہ بہت سی معلومات کا ذخیرہ اس میں موجود ہے۔ قیمت دو روپے پچاس پیسے

حضرت علی کرم اللہ وجہ

اسلام اور مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، آنحضرتؐ کے سب سے زیادہ محبّت کرنے والے چچا حضرت ابوطالب کے بیٹے اور حضورؐ کی سب سے چہیتی بیٹی خاتونِ جنّت سیّدہ فاطمۃ الزہراءؓ کے شوہر، قلعۂ خیبر کے دروازے کو قوتِ بازو سے اُکھاڑ پھینکنے والے، بچپن میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے، اللہ کی راہ میں سب کچھ قربان کرنے والے مجاہد حضرت علیؓ کے حالات میں یہ کتاب بڑوں اور بچّوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ قیمت صرف چھتّر پیسے

احوال واقوالِ بزرگانِ دین

حضور رسالتمآبؐ، صحابہ کرامؓ، آئمہ اور اولیاء اللہ، علماء کے مختصر حالات اور اقوال اس کتاب میں جمع کئے گئے ہیں۔ ہر قول حکمت و دانش کا دفتر اور دین و دنیا کی حقیقت کا مرقع ہے یہ اُن کاملین اور صالحین کے احوال واقوال ہیں جنھوں نے دین و دنیا کو حقیقی طور پر سمجھا تھا۔ اور بھٹکے ہوئے انسانوں کی وہ اصلاح و تربیت کی کہ دنیا کے رہبر بن گئے تھے۔ ان بزرگوں کے احوال واقوال پڑھ کر آپ کو ویسا ہی استفادہ پہنچے گا جیسا اُن کے زیرِ تربیت رہنے اور محافل و مجالس میں شرکت سے ہوتا۔ اس کی کتابت و طباعت بہترین ہے۔ قیمت صرف دس روپے

مُفلسی کے اسباب اور اُس کا علاج

اس کتاب میں وہ تمام اعمال و اسباب بیان کئے گئے ہیں جن کے اثرات کا نتیجہ افلاس کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ بزرگوں نے تجربات سے اُن جلی و خفی غلطیوں کی نحوست کا مشاہدہ کیا جن کو ہم نادانستہ وجہ سے محسوس نہیں کرتے۔ بہت ضروری ہے کہ اُن غلطیوں سے آگاہ ہو کر بچیں تاکہ ہماری پریشانیاں رفع ہو کر ہمارے اوقات اور روزی میں برکت ہو اور حلاوت کی زندگی میسّر ہو۔ قیمت دو روپے

طہارت

پاکی کا اثر ظاہر اور باطن پر پڑتا ہے۔ پاکی میں آدھا ایمان ہے جو مسلمان کی زندگی کا جزو ہے۔ اس کتاب میں قرآن واحادیث صحیحہ سے پاکی کے مسائل آسان زبان میں پیش کئے گئے ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ

رحمتہ للعالمین

اس مختصر مگر جامع کتاب میں خاتم النبیین رحمتہ اللعالمین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مقدسہ سے متعلق حالات وواقعات کی بحساب تعداد سنین وسال فہرست دی گئی ہے۔ ولادت مبارکہ سے رحلت شریف تک کوئی واقعہ نظر انداز نہیں کیا گیا۔ پوری اور مکمل معلومات کے خیال سے سلسلۂ نسب پدری و مادری۔ ازواج مطہرات۔ اولاد حضورؐ کے چچا۔ پھوپھیاں۔ موالی (آزاد کردہ غلام) مؤذن۔ شعراء۔ کاتبان وحی۔ سفراء۔ خدام۔ سواریاں۔ خلفاء کے نام ومختصر حالات۔ خانۂ کعبہ کے متعلق معلومات اور تعمیری زمانوں کی فہرست۔ مدینہ منورہ کے نام۔ مسجد قبا اور مسجد نبوی کی تعمیر کے حالات حضرات عشرہ مبشرہ کے نام۔ باری تعالیٰ ونبی کریمؐ کے اسماء مبارک اور خاصیت و معنی واعداد۔ قیمت صرف ایک روپیہ پچاس پیسے

الاذان

ہر قوم اور ہر ایک مذہب میں عبادت کے لئے بلانے کا کوئی نہ کوئی طریقہ رائج ہے۔ مگر اسلام نے نماز کے لئے بلانے کا جو طریقہ تجویز کیا ہے وہ سب سے افضل ہے۔ توحید ورسالت کے اعلان کے بعد عبادت کرنے کا بلاوا دیا جاتا ہے جس میں فلاح ہے۔ گویا تعلیم اسلام کا خلاصہ ہے۔ اس مقدس بلاوا دینے والے کو انعامات سے نوازا جائے گا۔ اس کتاب میں اذان کے متعلق ضروری معلومات دی گئی ہیں جن سے ہر مسلمان کو واقف ہونا ضروری ہے قیمت صرف پچاس پیسے۔

مطابقت سن ہجری وعیسوی

اس کتاب میں سن ہجری کے اول سال سے سن عیسوی کی مطابقت کی گئی ہے۔ آپ کو اگر کسی ہجری سن کی مطابقت میں سن عیسوی معلوم کرنا ہے تو اس کے سامنے والے عیسوی سن کے خانے میں وہ سن مل جائے گا۔ یہ جنتری ۱۵۰۰ھ پر ختم ہوتی ہے قیمت ایک روپیہ

یہ کتابیں

مدرسہ نور محمدیہ کی ملکیت ہیں۔ ہر کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے بہترین ہے۔ ان کی خریداری سے آپ کی دینی معلومات میں اضافہ ہوگا اور مدرسہ کی امداد واعانت کا اجر بھی ملے گا۔ (نسیم احمد علوی جھنجھانوی)

تعلیم السلام کامل اردو 5/50 = ہندی 7/50 = انگریزی = 18/